بدعات و محدثات رافع سنت ہیں

از افادات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

جاننا چاہیئے کہ بعض بدعتیں جن کو بعض علماء و مشائخ نے "حسنہ" سمجھا ہے اگر اچھی طرح ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی رافع سنت ہیں۔ مثلاً میت کے کفن میں پگڑی شامل کرنے کو بدعت حسنہ کہتے ہیں حالانکہ یہ بدعت رافع سنت ہے کیونکہ مرد کے کفن کے تین مسنونہ کپڑوں پر یہ زیادتی سنت (کے عمل) سے دور کر دیتی ہے اور اسی طرح بعض مشائخ نے پگڑی کے شملے کو بائیں ہاتھ کی جانب چھوڑنا اچھا جانا ہے۔ حالاں کہ اسے دونوں کندھوں کے درمیان (پشت پر) چھوڑنا سنت ہے لہٰذا صاف ظاہر ہوا کہ یہ بدعت بھی رافع سنت ہے اور اسی طرح یہ بات ہے کہ بعض علماء نے نماز کی نیت (کو زبان سے کرنا) مستحسن جانا ہے کہ قلبی ارادہ کے باوجود زبان سے بھی کہنی چاہیئے حالاں کہ یہ بات نہ کسی صحیح روایت نہ ہی ضعیف روایت سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ ہی حضرات اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین عظام رحمتہ اللہ علیہم سے ثابت ہے کہ نیت زبان سے کی جائے۔ بلکہ جب وہ حضرات اقامت کہتے تھے تو تکبیر تحریمہ فرماتے تھے۔ پس زبان سے نیت کرنا بدعت ہے اس بدعت کو حسنہ کہا ہے یہ بات فقیر کی سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ یہ بدعت رفع سنت کی بجائے خود رفع فرض بھی بن جاتی ہے کیونکہ اس تجویز پر اکثر آدمی زبان سے نیت کہنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور قلبی غفلت سے نہیں ڈرتے۔ پس اس ضمن میں نماز کے فرضوں میں سے ایک فرض قلبی نیت بھی ہے جو متروک ہو جاتی ہے اور نماز کو فاسد کی طرف لے جاتی ہے۔ علیٰ ہذالقیاس سب "مبتدعات و محدثات" (بدعتیں اور دین میں نئی پیدا کی ہوئی باتیں) اس طرح ہیں۔ پس یہ سنت پر زیادتی ہے اور زیادتی سنت کو منسوخ کرتی ہے۔ اور منسوخی سنت کو رفع کرتی ہے۔ پس آپ سنت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے پکڑیں اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اقتدا پر اکتفا کریں پس یہ حضرات ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی اقتداء کرو گے تم ہدایت پاؤ گے۔

مگر "قیاس و اجتہاد" میں کسی قسم کی بدعت بالکل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ نصوص کے معنی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور (دین میں) کسی زائد امر کو ثابت نہیں کرتے۔ پس اے آنکھوں والو! بصیرت حاصل کرو اور سلامتی ہو اس پر جو اس ہدایت کی پیروی کو لازم پکڑے۔

(از مکتوب ۱۸۶۔ دفتر اول)